14071 ـ اگر نقد خريدنےكي استطاعت ہے تو افضل ہے كہ قسطوں ميں نہ خريدے

سوال

ميں نقد قيمت دينے كي استطاعت ركھتا ہوں ليكن كيا ميرے ليے قسطوں ميں خريداري كرنا جائز ہے، يہ علم ميں ركھيں كہ قسطوں ميں خريداري كي قيمت نقد سےزيادہ ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (13973) كےجواب ميں يہ بيان ہوچكا ہے كہ قسطوں كي بيع قيمت ميں زيادتي كےساتھ جائز ہے.

اس كےجائز ہونے ساتھ يہ ضروري ہے كہ اس مسئلہ ميں وسعت اختيار نہ كي جائےاور خاص كرجب اس كي ضرورت نہ ہو، كيونكہ قسطوں كي بيع قرض كي بيع ہے، اور قرض ميں وسعت اختيار كرنا صحيح نہيں، بلكہ چاہيے كہ ضرورت اور حاجت كےوقت ہي قرض ليا جائے.

كيونكہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم قرض سے پناہ طلب كيا كرتے تھے.

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا بيان كرتي ہيں كہ نماز ميں رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم يہ دعا كيا كرتےتھے:

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)

اے اللہ ميں تيري پناہ پكڑتا ہوں عذاب قبر سےاور تيري پناہ چاہتا ہوں مسيح دجال كےفتنہ سے اور تيري پناہ چاہتا ہوں زندگي اور موت كےفتنہ سے اے اللہ تيري پناہ پكڑتا ہوں گناہ سےاور قرض سے.

مغرم قرض كو كہتےہيں:

توايك شخص نے كہا آپ قرض سے كتني زيادہ پناہ مانگتےہيں ! تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا: جب آدمي مقروض ہوجاتا ہے توپھر بات چيت ميں جھوٹ بولتا اوروعدہ كركے وعدہ خلافي كرتا ہے. صحيح بخاري (833)

اور نبي كريم صلي اللہ صلي اللہ عليہ وسلم قرض كي ادائيگي كي دعا كيا كرتےتھے، آپ صلي اللہ عليہ وسلم كي دعاؤں ميں مندرجہ ذيل دعا شامل تھي:

(اللَّهُمَّ أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنْ الْفَقْرِ)

اے اللہ تواول ہے تجھ سےقبل کوئي چيز نہيں، اور توآخر ہےتيرے بعد کوئي چيز نہيں، اورتو ظاہر ہےتيرے اوپر کوئي چيز نہيں، اور تو باطن ہےتيرے علاوہ کوئي چيزنہيں، ہم سے قرض ادا کردے اور ہميں فقر سے غني کردے. صحيح بخاري حديث نمبر (4888) .

اس ليے جو شخص بھي نقد خريداري کرنے پر قادر ہو اسے کےلائق نہيں کہ قسطوں ميں خريداري کرے، کيونکہ اس کي بنا پر اس کےذمہ قرض ہوگا اور وہ اس کي ادائيگي ميں مشغول ہوجائےگا حالانکہ وہ اس سےمستغني ہے، اور اسے اس کي کوئي ضرورت نہيں، اس کي بنا پر وہ اپنےآپ کو خطرہ سےدوچار کررہا ہے، کہ اگر اسےقرض کي حالت ميں ہي موت آجائے تواسےاس وقت بخشش حاصل نہيں ہوگي جب تك اس کي جانب سے قرض ادا نہيں کيا جاتا، اگرچہ وہ معرکہ ميں شہيد ہي کيوں نہ ہوا ہو.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالي نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضي اللہ تعالي عنھم سے بيان کيا ہے کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم کا نےفرمايا:

(شہيد کےقرض کےعلاوہ باقي سب گناہ معاف معاف کرديے جاتےہيں) صحيح مسلم حديث نمبر (1886)

اور امام نسائي رحمہ اللہ تعالي نے محمد بن جحش رضي اللہ تعالي عنہ سے روايت بيان کي ہے وہ کہتےہيں کہ ہم رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم کے پاس بيٹھےہوئےتھے کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نے سرآسمان کي طرف بلند کيا اور پھراپنا ہاتھ اپني پيشاني پر رکھا اور فرمانےلگے: سبحان اللہ! کتني شديد چيزنازل ہوئي ہے؟ اور خاموشي اختيار کرلي، توہم سہم اور ڈر گئے، دوسرے دن ميں نے رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم سےدريافت کيا اے اللہ تعالي کےرسول صلي اللہ عليہ وسلم کيا شديد بات نازل ہوئي تھي؟ تورسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

اس ذات کي قسم جس کےہاتھ ميں ميري جان ہے! اگر ايك شخص اللہ تعالي کےراستے ميں قتل کرديا جائے اور پھر اسے زندہ کيا جائےپھر قتل کرديا جائے، پھر زندہ کيا جائے، پھر قتل کرديا جائے، اوراس کےذمہ قرض ہو تو اس وقتت تك جنت ميں داخل نہيں ہوگا جب تك اس کي جانب سےقرض ادا نہيں کرديا جاتا. سنن نسائي حديث نمبر (4605) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحيح نسائي (4367) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

حاصل يہ ہوا کہ جب آپ غني ہوں اور اس کي آپ کو اپنے پاس موجود مال کي ضرورت نہيں اور آپ کےخيال ميں کچھ ايام تك اس کي ضرورت بھي نہيں پڑ سکتي تو اولي اور بہتر يہي ہےکہ آپ نقد خريداري کريں اور قسطوں ميں نہ خريديں.

والله اعلم .